

Abbar Khan Marwat  
National Officers Academy  
Batch # 339  
Islamiat

Part - II

سوال 8:

اہم نکات :-

- تعارف
- انسانی زندگی میں دین کی اہمیت
- طریقہ زندگی کے اعتبار سے دین کی اہمیت
- مکمل نظام عمل کے اعتبار سے
- دین کی اہمیت قرآنی آیت سے
- انسانی زندگی میں دین کی ضرورت
- دین اور مذہب میں فرق

تعارف :-

لفظ "دین" عربی زبان میں کنی معنوں میں آتا ہے۔ اس سے مراد غلبہ اور سر بلندی، اطاعت اور غلامی، طریقہ اور مسلک کے ہیں۔ لغوی اعتبار سے دین سے مراد طریقہ زندگی یا طرزِ مکرو عمل ہے جس کی پیروی کی جائے۔

إِنَّ الدِّينَ عِنْدَ اللَّهِ الْإِسْلَامُ (آل عمران: 19)

ترجمہ :- بے شک دین اللہ کے نزدیک اسلام ہی ہے۔  
قرآن محض دین نہیں کہہ رہا ہے بلکہ "الدین" کہہ رہا ہے

اس سے اس کا اصطلاحی معنی واضح ہو جاتا ہے۔ یعنی قرآن کا دعویٰ یہ نہیں ہے کہ اللہ کے نزدیک اسلام ایک طریق زندگی ہے بلکہ اس کا دعویٰ ہے کہ اسلام ہی ایک حقیقی اور صحیح طریق زندگی ہے۔

## انسانی زندگی میں دین کی اہمیت :

ذیل میں انسانی زندگی میں دین کی اہمیت بیان کی جاتی ہے۔

### 1- طریق زندگی کے اعتبار سے دین کی اہمیت :

انسان کو زندگی بسر کرنے کیلئے ایک طریق زندگی درکار ہے جسے وہ اختیار کرے۔ انسان زندگی کے بہت سے ایسے پہلو رکھتا ہے جن میں اسے کوئی لگا بندھا راستہ نہیں ملتا، بلکہ اس کو اپنے انتخاب سے خود ایک راہ اختیار کرنی پڑتی ہے۔ اس کو گھریلو زندگی کیلئے، خاندانی تعلقات کیلئے، معاشرتی معاملات کیلئے، ملکی انتظام کیلئے، بین الاقوامی ربط و تعلق کیلئے اور زندگی کے بہت سے دوسرے پہلوؤں کیلئے بھی ایک راہ درکار ہے یہ صرف دین ہی ہے جو اس کی ہلکے سہل و سہل کو پورا کرتا ہے بلکہ زندگی کے ہر معاملے میں ایک مکمل حنا ربطہ حیات مہیا کرتا ہے۔

### 2- مکمل نظام عمل کے اعتبار سے دین کی اہمیت :

انسان اور اس کی زندگی کے مسائل کو سمجھنے کی ایک ذرا سی دانشمندانہ کوشش ہی آدمی کو اس پر مطمئن کرنے کیلئے کافی ہے کہ زندگی طہنیت محوی ایک کل ہے جس کا ہر جز دوسرے جز سے، ہر پہلو دوسرے پہلو سے گہرا ربط رکھتا ہے۔ انسان کو ایک راستہ درکار ہے جس پر وہ اپنی پوری زندگی کو اس کے تمام پہلوؤں سمیت اپنی مقصود حیات کی طرف لے چلے۔ اس کو فکر، علم، فن، مذہب، اخلاق، معاشرت، معیشت کیلئے الگ نظامت نہیں بلکہ ایک جامع نظام درکار ہوتا ہے۔ دین ہی وہ جامع نظام ہے جس سے آدمی بلکہ پوری آدمیت اپنے بلند ترین مقصد تک پہنچ جاتی ہے۔

## دین کی اہمیت قرآنی دلیل سے :-

ارشاد باری تعالیٰ ہے :-  
ترجمہ : کیا یہ لوگ اظہار دین کے سوا کوئی اور دین چاہتے  
ہیں۔ حالانکہ وہ سب چیزیں جو آسمانوں میں ہیں اور جو زمین  
میں ہیں وہ چار و ناچار اسی کے سامنے جھکی ہیں اور اس کی طرف بل کر جانا  
{ آل عمران: 83 }

## دین کی ضرورت :-

- دین زمین پر انسانی تخلیق کا مقصد اور اس کے خدا سے تعلق کو قوت  
انداز میں بیان کرتا ہے۔
- دین ایسے تمام سوالوں کے جواب دیتا ہے جن کے سائنس  
اور فلسفہ ابھی تک جواب نہیں دے پایا۔ مثلاً خدا کا وجود ،  
کائنات کا مقصد، دنیا میں انسان کا کردار وغیرہ۔
- دین انسان کے انفرادی سماجی ، سیاسی ، معاشی اور دیگر  
پہلوؤں سے متعلق رہنمائی فراہم کرتا ہے۔
- دین انسان کو اندھیرے سے روشنی کی طرف لاتا ہے۔
- دین لوگوں کو سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔

## دین اور مذہب میں فرق :-

لغوی معنی :-

دین عربی زبان کا لفظ ہے جس کے لغوی  
معنی غلبہ اور سر بلندی ، جزا اور سزا ہے جبکہ مذہب بھی عربی  
زبان کا لفظ ہے جس کے معنی راستہ ، طریقہ اور مسلک وغیرہ ہیں۔

اصطلاحی معنی :- اصطلاح میں دین مکمل نظام زندگی اور ضابطہ حیات ہے جبکہ مذہب روحانی موجودات پر اعتقاد کا نام ہے۔

مذہب صرف عقائد، عبادات، ذکر اور چہرہ سویمات پر مشتمل ہوتا ہے جبکہ دین ایک مکمل روحانی، سماجی، معاشی، ثقافتی نظام حیات فراہم کرتا ہے

مذہب صرف خدا اور بندے کے ذاتی تعلق کو بیان کرتا ہے جبکہ دین ایک نظریاتی حقیقت ہے جو انسان کے خدا کے علاوہ، انسانوں کے مابین تعلقات کو بھی بیان کرتا ہے۔

مذہب کا بیرونی کار اس بات پر مطمئن ہوتا ہے کہ اس کے خدا کے ساتھ تعلق قائم کیا ہے اور ہر فرد کا مقصد نجات ہے جبکہ دین کا مقصد رضائے الہی کے ساتھ ساتھ انسانیت کی مجموعی ترقی اور فلاح ہے۔

مذہب انسانوں کے اذہان میں دائمی خوف کو فروغ دیتا ہے اس کے برعکس دین انسان کو اعتماد، حوصلہ اور خود اعتمادی تلاش کرنے کا درس دیتا ہے۔

مذہب اس عقیدے کے ذریعے کمزوروں، مایوس لوگوں کو تسکین فراہم کرتا ہے کہ اس دنیا کے تمام اچھے اور بُرے معاملات میں اللہ کی مرضی شامل ہے جبکہ دین ظلم اور استحصال کے خلاف علم بغاوت بلند کرتا ہے اور سب کی مدد کرنے کا درس دیتا ہے۔

## اہم نکات

- تعارف
- اسلام میں انسانی حقوق کی تعلیمات
- اسلام میں عورتوں کے حقوق
- قرآن مجید میں عورتوں کے حقوق کا مقام
- حدیث نبوی میں عورت کا مقام
- اسلامی معاشرے میں عورت کا مقام
- بحیثیت ماں
- بحیثیت زوجہ
- بحیثیت بیٹی
- بحیثیت بہن
- خلاصہ بحث

## تعارف

اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو انسانی زندگی کے تمام سے متعلق ہدایت و رہنمائی فراہم کرتا ہے یہ بنیادی انسانی حقوق کا ایک جامع منشور بھی عطا کرتا ہے جس کے مطابق حقوق کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

- بنیادی انسانی حقوق
- اسلامی ریاست میں غیر مسلموں کے حقوق
- حقوق قرآن
- یہ 7 مجید ، سیرت النبی اور خلفاء راشدین کی عظیم الشان تعلیمات سے اخذ کیے گئے ہیں اسلام عام طور پر دو قسم کے حقوق کی نشاندہی کرتا ہے۔
- حقوق اولاد
- حقوق العباد

اسلام نے حقوق العباد پر اتنا زور دیا ہے کہ ان کو حقوق اللہ کی ادائیگی کیلئے شرط قرار دیا گیا ہے۔

## اسلام میں انسانی حقوق کی تعلیمات :-

اسلامی انسانی حقوق

کا تصور بنیادی طور پر نبی نوع انسان کے احترام ، وقار اور مساوات پر مبنی ہے۔ قرآن حکیم کی رو اور عظمت نے نبی نوع انسان کو دیگر مخلوقات پر فضیلت عطا کی ہے۔ قرآن حکیم میں شرف انسانیت و حفاظت کے ساتھ بیان کیا گیا ہے کہ تخلیق آدم کے وقت ہی اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو حضرت آدم کو سجدہ کرنے کا حکم دیا۔

انسانی حقوق اور آزادی کے بارے میں اسلام کا تصور

آفاقی ہے جو زمان و مکان کی تازگی اور جغرافیائی حدود سے بالاتر ہے۔ السلام میں انسانی حقوق کا منشور اس اللہ کا عطا کردہ ہے جو کائنات کے نظام کو چلانے والا ہے۔ یہ حقوق مستقل ، قدس اور ناقابل تسبیح ہیں۔ ایک حقیقی اسلامی فلاحی ریاست میں ان تمام حقوق سے مستفیض ہو سکے اور کوئی ریاست یا فرد ان کی خلاف ورزی نہیں کر سکتا اور نہ ہی قرآن و سنت کی طرف سے عطا کردہ حقوق کو کالعدم قرار دے سکتا ہے۔

## اسلام میں عورت کا مقام :-

اسلام کی آمد عورت کیلئے غلامی ، ذلت

اور ظلم کے بندھنوں سے آزادی کا پیغام تھی۔ اسلام نے ان تمام بری رسموں کا خاتمہ کیا۔ عورتوں کو وہ حقوق عطا کیے جس سے وہ معاشرے میں اس عزت و تکریم کی خدہار پائی جس کے مستحق مرد ہیں۔ اس طرح انسانیت کی تخلیق میں عورت کا مرد کے ساتھ ایک ہی مرتبہ ہے۔

## قرآن مجید میں عورت کا مقام :-

عورت کے حقوق و قرآن کے بارے میں قرآن کریم کا ارشاد ہے :-

ترجمہ :- ”عورتوں کیلئے اس طرح کا حق ہے جو ان پر فرض

ہے معروف طریقے سے۔ البقرہ: ۲۲۸

## احادیث رسولؐ میں عورت کا مقام :-

اصول علم میں مرد اور عورت برابر ہیں - ارشاد نبوی ہے،

ترجمہ: "علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے۔"

ایک اور جگہ ارشاد فرمایا،

"کامل مومن وہ ہے جس کا کردار اچھا ہو اور

جو اپنی بیوی کے ساتھ حسن سلوک کرے۔"

## اسلامی معاشرے میں عورت کا مقام :-

اسلامی معاشرے میں آثار ہی سے عورت

کو عزت دی گئی ہے۔ عورت ماں کے روپ میں ہو، ماہین، ماہی، ماہیوی کی روپ میں اسلام پر حیثیت میں اسے قدر و منزلت عطا کرتا ہے۔

## عورت بحیثیت ماں :-

اسلام میں ماں کو بلند درجہ عطا کیا گیا ہے۔ رسولؐ

نے فرمایا ہے کہ "ماں کے قدموں تلے حنت ہے"۔ بخاری سے روایت

ہے کہ کسی نے رسولؐ سے دریافت کیا کہ وہ کون سا عمل ہے جو

سب سے زیادہ اللہ کی خوشنودی کا باعث بنتا ہے - آپؐ نے فرمایا،

غذا دقت پر ادا کرنا۔ اور اس کے بعد؟ آپؐ نے فرمایا "ماں

باپ کے ساتھ حسن سلوک کرنا"

اس حوالے سے ارشاد باری تعالیٰ ہے -

ترجمہ: "اور آپ کے رب نے حکم دیا ہے کہ تم اللہ کے

سوا اور کسی بھی عبارت مت کرو اور والدین کے ساتھ

حسن سلوک کیا کرو۔"

## عورت بختیت زوجہ -

شادی ایک سماجی ضرورت اور مذہبی فریضہ ہے۔ شادی سے انسان (مرد و عورت) رشتہ ازدواج میں منسلک ہو جاتے ہیں اور انسان بہت سے فرائضوں اور گناہوں سے بچ جاتا ہے۔ عورت کو بختیت زوجہ اسلام میں بہت اہمیت کا حامل ٹھہرایا گیا ہے۔ اس کو مرد کے آرام و سکون کا ذریعہ قرار دیا گیا ہے۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے۔

ترجمہ ﴿ اور اسی کے نشانات میں ہے کہ اس نے تمہاری ہی جنس کی عورتیں پیدا کیں تاکہ ان کی طرف (ماثل ہو کر) کام حاصل کرو اور تم میں محبت اور مہربانی پیدا کر دی۔

آپؐ اپنی ازواج سے سب سے زیادہ حسن سلوک کرنے والے تھے۔ ایک دفعہ ازواجِ مطہرات سفر میں تھیں۔ اونٹ چلانے والے اونٹ کو تیراٹنے لگے تو آپؐ نے فرمایا: "دیکھنا نہ شیشے ہیں"۔ یعنی اپنی ازواج کو شیشے سے تشبیہ دی کہ کہیں ٹوٹ نہ جائیں۔ آپؐ نے بیوی کے حقوق بہت زور دیا ہے۔ حدیث میں ہے "ترجمہ ﴿ تم میں سے بہترین شخص وہ ہے جو اپنی بیوی کے ساتھ حسن سلوک کرتا ہے۔"

## عورت بختیت بیٹی ﴿

اسلام سے قبل عورتوں خاص کر بیٹوں سے حد سے زیادہ ظلم کیا جاتا تھا۔ انھیں ذبحہ درگودر کر دیا جاتا تھا۔ یا اگر جنم دیا جاتا تو انھیں نحوست سمجھا جاتا تھا۔ اس کے برعکس اسلام نے عورت بختیت بیٹی کو ایک اعلیٰ مرتبہ عطا کیا۔ حضرت فاطمہ الزہراءؑ جب کہتیں تو آپؐ ان کے استقبال کیلئے کھڑے ہو جاتے اور ان کے ماتھے پر بوسہ دیتے تھے۔ بیٹی اُمّہ تھالی کی عظیم رحمت ہے۔ حضرت ابوسعیدؓ سے روایت ہے رسول اللہؐ نے فرمایا، "جس بندے نے بیٹیوں یا بہنوں کا بار اٹھایا، ان کی اچھی تربیت



کی ان کے ساتھ اچھا سلوک کیا اور پھر ان کا نکاح بھی کر دیا تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس بزدل کو جنت کا فیصلہ ہے۔

### عورت بحیثیت بہن :-

عورت بحیثیت بہن کا مقام درجہ دیکھنا ہو تو آپ کا حضرت شیماؓ سے حسن سلوک کا مطالعہ کرنا چاہیے جو آپ کی رضائی بہن تھیں۔  
 ”ابن اسحاق سے مروی ہے کہ آپ نے جب ہوازن کے موقع پر بخارہ کو پلٹنے کا حکم دیا۔ یہ بنی سعد کا شخص تھا جس نے نازیبا حرکت کی تھی۔ مسلمانوں نے اسے پلٹ لیا اور اس کے ذیل کو بھی ساتھ لے چلے جن میں شیما بنت حارث بھی تھی۔ آپ کو حضورؐ کے دربار میں پیش کیا گیا تو انھوں نے کہا یا رسول اللہ میں آپ کی رضائی بہن ہوں۔ آپ نے کوئی نشانی دریافت کی۔ اس نے وہ کلاٹنے کا نشان دکھایا جو آپ نے پہچان لیا۔ آپ نے اپنی چادر پر بٹھا کر فرمایا کہ اپنی مرضی سے ہمارے پاس ٹھہرو یا اپنی قوم کی طرف واپس کر دیں۔ انھوں نے فرمایا کہ تمہاری اپنی قوم کے حوالے کر دیں۔ آپ نے اسے انعام اکرام سے نوازا اور اپنی قوم کی طرف بھیج دیا۔“

### خلاصہ نکتہ :-

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ اسلام نے عورتوں کو زمانہ جاہلیت اور دور جدید کی تمام تہذیبوں اور معاشروں سے بہتر مقام عطا کیا ہے۔ اسلام سے قبل عرب کی جاہلی تہذیب ہو یا ایرانی و رومی تہذیب، عورت کو کسی جگہ ایسا مرتبہ عطا نہیں کیا جیسا اسلام نے کیا ہے۔ جہاں تک مغربی معاشرے کا تصور ہے تو اس نے عورت پر برابری کی سطح پر جس طرح ذمہ داریوں کا بوجھ ڈالا ہے تو اس سے عورت کے مقام میں اتنا فرق نہیں بلکہ کئی ہونچا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے اسلام نے حقیقی حقوق و فرائض کا تعین کیا ہے ان پر عمل پیرا ہوں۔

سوال 5 :-

## اہم نکات :-

- تعارف
- رسالت کے لغوی معنی
- رسالت کے اصطلاحی معنی
- انسانی زندگی میں رسول کی ضرورت
- انسانی زندگی میں رسالت کی اہمیت

## تعارف :-

انسان کو ذاتِ الہی کی صحیح پہچان اس کے رسول کے ذریعے ہوتی ہے۔ اسلام نے انسان کو دو جہانوں میں کامیابی حاصل کرنے کا جو طریقہ بتایا ہے وہ اللہ کی تعلیمات پر عمل و بندگی اور اطاعت۔ اس لئے کہ ہدایت و رہنمائی اللہ تعالیٰ کی طرف سے ملتی ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام اور اس کی مرضی جاننے کا ذریعہ کیا ہے؟ انسان کو یہ کیسے معلوم ہو سکتا ہے کہ اللہ نے کن کاموں کے کرنے کا حکم دیا ہے اور کن کاموں سے روکا ہے؟ اس کے جواب میں رسالت کی عملی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ نہ صرف یہ کہ اس کے بغیر اللہ کے احکام کو جاننا نہیں جاسکتا۔ بلکہ رسالت ہی وہ واحد ذریعہ ہے جو اللہ تعالیٰ کی صحیح معرفت اور آخرت کا صحیح علم عطا کرتا ہے۔ اس لئے رسالت کے بغیر اللہ اور آخرت پر ایمان لانا نامکمل اور ادھورا ہے۔

## رسول کے لغوی معنی

رسول کے لغوی معنی ہیں پیغام دے کر بھیجا ہوا یعنی پیغام پہنچانے والا۔

## رسول کے اصطلاحی معنی :-

دین کی اصطلاح میں رسول سے مراد وہ شخص ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے انسانوں تک اپنا پیغام پہنچانے کیلئے منتخب فرمایا۔

## رسول کی ضرورت :-

اللہ تعالیٰ نے انسانوں کے ہدایت و رہنمائی کیلئے انسانوں ہی میں سے رسول بھیجے کیونکہ انسان کی بہترین رہنمائی

انسانوں ہی میں سے رسول ہو سکتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔  
کیلئے انسان ہی رسول ہو سکتا ہے۔ ارشاد ربانی ہے۔  
ترجمہ :- ہم نے تم سے پہلے جب کبھی بھی رسول بھیجے ہیں آدمی  
ہی بھیجے ہیں۔ جن کی طرف ہم اپنے پیغامات وحی کیا کرتے تھے۔ اگر  
تم لوگ خود نہیں جانتے تو اہل ذکر سے پوچھ لو۔ پچھلے رسولوں  
کو بھی ہم نے اس طرح روشنی اور کتابیں دے کر بھیجا تھا اور اب  
بھی یہ ذکر تم پر نازل کیا ہے تاکہ تم لوگوں کے سامنے اس  
تعلیم کی تشریح و توضیح بیان کر دو، ہو ان کیلئے اتاری  
گئی ہے۔

رسالت ملنے سے پہلے بھی رسول کی زندگی اپنی قوم میں بہترین  
ہوتی ہے۔ وہ پاکباز، نرم خو، نیک طبیعت، سچا اور امانتدار  
ہوتا ہے تاکہ اللہ تعالیٰ کا پیغام سنا کر وقت کوئی اس کو بے اعتبار  
یا بھوٹا نہ کہہ سکے۔

حضرت کو خود اپنی زندگی میں قرآنی اصولوں پر مبنی  
عملی مظاہرہ کرنا تھا۔ صرف یہ نہیں کہ آکر پیغام سنا دیتے بلکہ اس پیغام

انسانی زندگی کی اصلاح بھی آپ نے ذمہ تھی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ نے ہر قوم کیلئے نبی بھیجے جن کا کام لوگوں تک صرف پیغام پہنچانا نہیں تھا بلکہ ان تعلیمات پر عملی مظاہرہ بھی کرنا تھا۔ پیغام الہی فرشتوں کے ذریعے بھی بھیجا جا سکتا تھا، مگر صحت پیغام بھیجنے سے وہ مقصد پورا نہیں ہو سکتا تھا۔ اس عظیم والشان مقصد کی تکمیل و تفصیل کیلئے لازمی تھا کہ اس پیغام کو نبی نوع انسان ہی کا ایک فرد لے کر آئے جو انسان کامل ہونے کے باوجود انسان اور بشر ہو۔

## رسول کی اہمیت =

اسلام جو طریقہ بتاتا ہے وہ کامیابی کیلئے روپلو دکھتا ہے ایک اللہ تعالیٰ کی اطاعت و فرمانبرداری، دوسرا اطاعت کیلئے ہدایت کو تسلیم کرنا اس سے پورا نائدہ اٹھانا۔ اللہ کی اطاعت اس وقت کی جا سکتی ہے جب انسان کے پاس ہدایت ہو اس لئے انسان کو جاننا پڑتا ہے کہ وہ کیا ہدایت ہیں جن پر عمل کرے اللہ کی اطاعت کا حق ادا کر سکتا ہے۔ اس کے پاس کوئی ایسا قابل اعتبار اور مستند ذریعہ معلومات ہونا چاہئے جس پر انسان عمل کرے اپنی دنیاوی اور اخروی کامیابی حاصل کر سکے۔ وہ ذریعہ صرف اور صرف انبیاء کرام اور رسول ہوتے ہیں۔

اسلئے اللہ تعالیٰ نے ہر قوم کیلئے اپنے اپنے وقت میں نبی یا رسول کو ایک ہی مقصد دے کر بھیجا۔ جن کا کام اور ذمہ داری یہ تھی کہ غافل انسانوں کو اللہ کی بندگی اور اس کے احکام پر عمل کرنے اور پیرامن زندگی گزارنے کی تعلیم دیں۔

انبیاء اور رسول کی اہمیت اس بات سے ظاہر ہوتی ہے کہ ان کے بغیر انسان کی زندگی ادھوری ہے کیونکہ ان تعلیمات کے علاوہ انسان کیونکر کامیاب ہو سکتا ہے۔ اس لئے انبیاء کرام کی پیروی اور ان کے بنائے ہوئے احکامات پر عمل انسانوں کیلئے اصول رہنا بنا دیا کہ ان پر عمل کر دین و دنیا کی کامیابی حاصل کر سکیں۔

### اہم نکات :-

- تعارف
- اسلامی معیشت کے رہنما اصول
- دور حاضر کے معاشی مسائل اور ان کا حل
- دور جہاد میں اقتصادی اصولوں کے نفاذ کی ضرورت
- خلاصہ بحث

### تعارف :-

اسلام ایک مذہب نہیں بلکہ مکمل ضابطہ حیات ہے جس نے زندگی کے ہر پہلو میں کامل رہنمائی فراہم کی ہے۔ تجارت، کاروبار اور خرید و فروخت کے تمام اصولوں کو بھی شریعت میں بیان کیا گیا ہے۔ اسلام کا معاشی نظام زکوٰۃ، عشر اور انفاق فی سبیل اللہ پر قائم ہے۔ اللہ تعالیٰ نیک بندوں کی خصوصیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ "اور جو رزق ہم نے انکو دیا ہے اور میں سے نیک کاموں پر خرچ کرتے ہیں" اسلام کا معاشی نظام منصفانہ تقسیم دولت، جامع معاشی تصورات، ازطاف و تزیین سے پاک حقیقی فلاح انسانی کا حامل ہے۔ اسلام کا معاشی نظام انسانی معاشی مسائل کو حل کرتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اسلامی معاشی نظام کو عملاً کسی ایک سر زمین پر نافذ کیا جائے تاکہ دنیا اس کے صحیح نتائج سے بہرہ مند ہو کر اس کو اپنائے۔

### اسلامی معیشت کے رہنما اصول :-

انسان کی معاشی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے اسلام کا تجویز کردہ نظام انتہائی مستحکم بنیادوں پر قائم ہے جو کہ درج ذیل ہیں۔

(۱) حقیقی ملکیت اللہ تعالیٰ کی ہے :-

اس کا ثبات میں جو کچھ ہے وہ سب اللہ تعالیٰ کی ہے، اللہ کا ارشاد ہے "ترجمہ :- اللہ ہی پیدا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے" <sup>۴۰</sup> البقرہ: ۲۹۴

دولت کمانے کا پیکساں حق :-

اللہ ان کے لئے اسلامی معیشت کا یہ ایک بنیادی اصول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر انسان کو زمین میں روزی کمانے کا پیکساں حق دیا ہے کوئی کسی سے اس حوالے سے کوئی جبر نہیں کر سکتا۔

(۳) رزق میں بعض کو بعض پر فضیلت ہے

اسلام انسانوں کے اندر درجات رزق میں برتری کو تسلیم کرتا ہے اس لئے انسان اپنی کوشش سے دوسرے پر برتری حاصل کر سکتا ہے۔ اس حوالے سے واضح ارشاد ہے:

ترجمہ "انسان کیلئے صرف وہی ہے جو اس نے کوشش کی"۔ {النعمہ: 39}

(۴) حلال ذرائع کا استعمال :-

اسلام کے اقتصادی نظام کا ایک اہم اصول یہ ہے کہ دولت کمانے میں کوئی ذریعہ استعمال نہ ہو کیونکہ شریعت میں حرام کمائی کی قطعی ممانعت ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ "لوگوں زمین میں حلال اور پاکیزہ چیزیں کھاؤ" {التوآن}

(۵) سود کی ممانعت :-

سود چونکہ دولت کے القاب کا ذریعہ بنتا ہے جس سے معاشرہ کے چند لوگ اکثریت کا استحصال کرتے ہیں اس لئے اسے ممنوع قرار دیا گیا ہے۔ سود کی ممانعت سے کاروباری رعبان بڑھتا ہے اور لوگوں کو روزگار کے وسائل مہیا ہوتے ہیں۔ قرآن مجید میں ارشاد ہے:

ترجمہ "اے ایمان والو! سود دوگنا جوگنا کر کے نہ کھاؤ"

(vi) ذخیرہ اندوزی کی مخالفت :-  
اسلام ذخیرہ اندوزی کی سخت مخالفت کرتا ہے۔ اٹلک کا

ارشاد ہے :  
ترجمہ " اور وہ لوگ جو سونا چاندی جمع کرتے ہیں اور اُسے اٹلک کے راستے میں  
فروغ نہیں کرتے انھیں دردناک عذاب کی وسیلہ بناؤ " (التوبہ: 34)

(vii) گردشِ دولت کا فروغ :-  
اسلامی معیشت کا اہم اصول ہے کہ دولت چند ہاتھوں میں قنکر  
نہ رہے بلکہ گردش کرتی رہے تاکہ کسی غریب کا استحصال نہ ہو۔  
ترجمہ: " ایسا نہ ہو دولت تمہارے دولت مندوں کے درمیان گردش کرتی رہے "

## دورِ جدید کے معاشی مسائل :-

دورِ جدید میں مسلمان اور اسلامی دنیا ۱۹۸۴ء پہنچنے سے مسائل کا شکار  
ہے جن میں اہم مسئلہ تقصیری کمزوری ہے ذیل میں کچھ مسائل ظلم بند کرنا چاہتے  
ہیں۔

### ۱۔ دولت کا ارتکاز :-

عصرِ حاضر میں معاشی نظام میں بیشتر خرابیاں پیدا ہو گئی  
ہیں جن میں دولت کا ارتکاز سب پر سبقت لے جاتا ہے۔ مورد اور کرپشن  
جیسے ناسور ارتکازِ دولت کا سبب بنتے ہیں جن سے دولت چند  
ہاتھوں میں قصور ہو کر رہ جاتی ہے جبکہ معاشرے کے باقی افراد کا استحصال  
ہوتا ہے۔

(۳) کرپشن :- کرپشن ایک ایسا ناسور ہے جو معاشرے کو دیوار کی طرح چٹا جاتا ہے اور ہمارے ہاں بد قسمتی سے کرپشن کا ہیبت کول بلا ہے۔ ہر فرد دیکھ رہا ہے کہ کتنے نکلنے کا خواہاں ہے اس لئے وہ کسی بھی قسم کے حرام ذرائع سے احتساب نہیں کرتے۔

(۳) سودی کاروباری :- سودی کاروبار آج کل اسلامی معیشت کا صفی اطل بن چکا ہے جو معاشرے کو اندر سے کھوکھلا کر رہا ہے۔ ہمارے ہاں کو بھی کاروبار خاص کر کے بینکنگ کا کاروبار سود سے منتہی نہیں ہے۔

(۴) ذخیرہ اندوزی :- دور جدید میں ہر شخص دولت بڑھانے کا خواہاں ہے اس لئے ہر قسم کے اشیائے خورد و نوش کو ذخیرہ کیا جاتا ہے۔ قیمتیں بڑھنے پر مال کو باہر نکال کر غریب عوام کو لوٹا جاتا ہے اور پھر انھی پیسوں سے صاحبان راجح پہ جا کر اپنے گناہوں کی بخشش کر دیتے ہیں۔

(۵) روزگاری :- بڑھتی ہوئی آبادی اور معاش گامنی کی وجہ سے روزگاری حد سے زیادہ بڑھ گئی ہے۔ اس کے علاوہ کرپشن اور تقریباً ہر دوری بھی روزگاری کو ہوا دے رہی ہے جس سے معاشرے کے افراد نہ صرف استغصال بلکہ کچھ افراد خودکشی کرنے پر مجبور ہو گئے ہیں۔

## دور جدید میں اقتصادی اصولوں کے نقاد کی ضرورت

یہ بات واضح ہے مسائلوں کی اخلاقی لپستی اور اسلامی نظام معیشت میں پیش خرابیاں صرف اسلامی نظام اقتصاد کے رہنما اصولوں کو نافذ کر کے ختم کی جاسکتی ہے۔ دنیا بھر کے اسلامی ممالک کو



اپنے نظام اقتصاد اسلامی نظام معیشت کے طرز پر ڈھانے ہو گئے۔ پاکستان میں اسلامی نظریاتی کونسل نے اس حوالے سے کافی کام کیا ہے۔ علماء نے اپنے طور پر ان اصولوں کے عملی نفاذ کیلئے روشن راستوں کی طرف رہنمائی کی ہے۔ جہاں تک پہلے اصول کا تعلق ہے کہ حقیقی ملکیت صرف اطلب لیکٹے ہے تو اس اصول کا تعلق معاشرتی نفاذ سے زیادہ انفرادی یا شخصی ہے یعنی ایک شخص کو اسلامی طرز معیشت میں دین کے اخلاقی نظام کی پابندی کرنا ہے اور اس پر لازم ہے کہ وہ مالک کی رضا اور خواہش پر عمل کرے۔ اطلب کی یہ رضا ہے کہ دولت چند ہاتھوں میں مرکوز نہ رہے اس حوالے سے حکومت کو چاہیے کہ معاشرے کے تمام افراد کیلئے یکساں سہولیات فراہم کرے۔ اس طرح سود اور کرپشن کی روک تھام کیلئے سخت انتظامات کئے جائیں اور کڑی سے کڑی اسلامی سر اوڈل کا نفاذ عمل میں لایا جائے۔ اس طرح معاشرے کے افراد پر بھی لازم ہے کہ حلال ذائع کے فروغ اور حرام ذائع کو روکنے کیلئے قانونی پابندی کریں۔

### خلاصہ بحث :-

اسلام نے مسلموں کو دنیاوی اصولوں پر مبنی ایسی عالمی نظام معیشت دیا ہے۔ اس طرح اسلام نے معاشی نظام میں انسان کے معاشرتی مسائل کو حل کرنے کیلئے ایسی تہذیب اختیار کی گئی ہے جو معاشی ضروریات کی تسکین کے ساتھ ساتھ انسانی حریت فکر اور فطری آزادی کو بھی فروغ دینے والی ہے۔ آسٹریلی نظام معیشت کے برعکس اسلام نجی ملکیت کی اجازت دیتا ہے البتہ اس کے مندرجہ پہلوؤں سے معاشرے کو محفوظ رکھنے کیلئے اس کے حصول اور استعمال پر پابندیاں ضرور عائد کرتا ہے۔ سرمایہ دارانہ نظام کے برعکس زکوٰۃ اور عشر کا ایسا جامع نظام دیتا ہے کہ دولت

چند ہاتھوں میں سمٹ کر نہیں رہتی بلکہ امیر اور غریب کا  
فرق کم سے کمتر ہو جاتا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے  
کہ اسلامی نظامِ معیشت کے اطلاق کیلئے عملی کوششیں کی جائیں  
تاکہ دولتِ حلال طریقے سے کماؤ اور حلال پر فرج کی جائے اور  
حرام کے بُرے نقصانات سے فرد اور معاشرے کو بچایا جائے۔

“The Shortest Solution of Every Problem  
is to minimize the distance b/w  
Forehead and Floor,

Those who  
Knee down to Allah can Stand up  
to every problem in the World.”